سوال

(172) دو سجدوں کے درمیان رفع سبابہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ما بین السجود اشارہ بالسبابہ کا ثبوت صحیح احادیث سے ہے یا نہیں؟ (محمد صدیق ایبٹ آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو لوگ ما بین السجود، اشارہ بالسبابہ کے قائل ہیں ان کی میرے علم کے مطابق دو ہی دلیلیں ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علہ وسلم اذا قعد فی الصلوۃ جعل قدمہ الیسری بین فخذہ وساقہ وفرش قدمہ الیمنی ووضع یدہ الیسری رلی رکبتہ الیسري ووضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی واشار باصبعہ۔

رسول اللہ ﷺ جب نماز میں (تشہد) بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان کر لیتے اور اپنا دایاں پاؤں بچھا لیتے۔ اپنا بایاں ہاتھ گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ ران پر رکھ دیتے تھے اور اپنی انگلی (رفع سبابہ) سے اشارہ کرتے تھے (صحیح مسلم: 579، وترقیم دار السلام: 1307)

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع یدیہ علی رکبتیہ ورفع اصبعہ الیمنی التی تلی الابہام فدعا بہا۔۔۔ الخ نبی ﷺ جب نماز میں (تشہد) بیٹھتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی انگلی (رفع سبابہ) اٹھاتے جو انگوٹھے سے ملی ہوئی ہے۔ پھر اس کے ساتھ دعا بھی کرتے۔ (صحیح مسلم: 114/580 وترقیم دار السلام: 1309)

استدلال "کان اذا قعد (جلس) فی الصلوۃ" جب آپ ﷺ نماز میں بیٹھ جاتے" سے ہے۔ فی الصلوۃ کے الفاظ عام ہیں جو تشہد اور جلوس بین السجدتین دونوں پر مشتمل ہیں۔

یہ استدلال صحیح نہیں ہے، پہلی روایت صحیح مسلم میں عثمان بن حکیم عن عامر بن عبداللہ بنا لزبیر عن ابیہ اور دوسری روایت محمد بن عجلان عن عامر بن عبداللہ عن ابیہ کی سند سے موجود ہے اور یہی روایت سنن نسائی (باب موضع البصر عند الاشارہ تحریک السبابہ ج 3 ص 39 ح 1276، تعلیقات سلفیہ) میں ابن عجلان عن عامر بن عبداللہ عن ابیہ کی سند سے درج ذیل متن کے ساتھ موجود ہے: "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قعد فی التشہد وضع لفہ الیسري۔۔۔ الخ"

روایت ثانیہ صحیح مسلم میں ہی درج ذیل الفاظ موجود ہے:

کان اذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری۔ الخ (ح 115/580 دار السلام: 1310)

معلوم ہواکہ یہاں فی الصلوۃ سے مراد فی التشھد ہے ، والحدیث یفسر بعضہ بعضاً۔

یہی جواب اس باب کی باقی عام روایات کا ہے کہ وہ تشہد پر محمول ہیں ۔

1) عبدالرزاق اخبرنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال : رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسجد فوضع یدیہ حذواذنیہ ثم جلس فافترش رجلہ الیسري ثم وضع یدہ الیسري علی رکبتہ الیسري ووضع ذراعہ الیمنی علی فخذہ الیمنی ثم اشار بسبابتہ ____ ثم سجد فکانت یداہ حذاء اذنیہ (مسند احمد 4/317ح 18858، واللفظ لہ، عبدالرزاق فی امصنف 2/68ح 2522و2 الطبرانی فی الکبیر 22/34، 35ح 81)

اس روایت میں دوسجدوں کے درمیان اشارہ کرنے کی صراحت ہے لیکن بلحاظ سندیہ روایت ضعیف ہے ۔ اس کے راوی سفیان الثوری مشہور مدلسین میں سے تھے ۔ دیکھئے میری کتاب نورالعینین (ص 100/103، طبع جدید ص 138۔ 139) عمدۃ القاری للعینی (ج 3 ص 112 الجواہر النقی (8/262) اور ارشاد الساری للقسطلانی (1/286) وغیرہ

غیر صحیحین میں مدلس کی عدم تصریح سماع اور عدم متابعت معتبرہ والی روایت ضعیف ہوتی ہے ۔ ۔

بعض محققن نے اس روایت کو محدث عبدالرزاق (ثقہ حافظ) کے تفرو کی وجہ سے شاذ قراردیا ہے ۔ (دیکھئے تمام النسۃ ص 216)

حالانکہ یہ جرح اصول حدیث کی روسے بلکہ ہر لحاظ سے غلط ومردود ہے ۔ وجہ ضعف صرف عنعنہ سفیان ثوری ہے ۔ واضح رہے کہ عبدالرزاق کا تفردیباں چنداں مضر نہیں ۔ دوسرے اگرایک ہزارراوی ایک زیادت سندیا متن میں ذکرنہ کریں اور ایک ثقہ ذکر کرے توعدم ذکر سے زیادت ذکر والی روایت معلوم نہیں ہوتی الایہ کہ کسی راوی کے وہم پر محدثین کا اجماع ہویا جمہور محدثین نے اس کی روایت کو معلول قرار دیا ہو' یہ دونوں باتیں یہاں مفقود ہیں ' مختصر یہ کہ سفیان ثوری کی منعن روایت عدم تصریح سماع کی وجہ سے ضعیف ومردود ہے ۔ اس تفصیل سے معلوم ہواکہ دونوں سجدوں کے درمیان اشارہ سبابہ کرنا ہی راجح ہے ۔ (شہادت، مارچ 2004)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد 1۔ کتاب الصلاۃ۔ صفحہ 382

محدث فتویٰ